| Barelvi Mazhab Aik Ganda Gustaakh Mazhab hai |
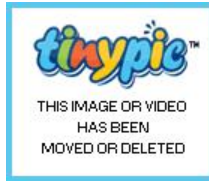
تراب الحق بھی کافر ہے دار العلوم امجدیہ کا فتوی

اس کتاب میں یہ انکشاف کیا گیا کہ ۹ فروری ۲۰۰۱ کو حکومت کی کوششوں سے مختلف مکاتب فکر کے علماء کے درمیان ایک ضابطہ اخلاق پر سمجھوتہ کیا گیا مندرجہ ذیل علماء نے اس ضابطہ اخلاق پر دستخط کئے

(۱) حضرت مولانا سلیم اللہ خان صاحب مدظلہ العالی (محدث اعظم پاکستان وصدر وفاق المدارس العربیہ)

(۲) مفتی نظام الدین شامزئی رحمۃ اللہ علیہ

(۳) شاہ تراب الحق (۴) حاجی حنیف (۵) عباس کمیلی (۶) حسن ظفر نقوی

(۷) عبدالرحمن سلفی (۸) محمد سلفی۔

اس ضابطہ اخلاق کی دو شقیں ان الفاظ میں تھیں:

''ہم کسی بھی مسلمہ اسلامی فرقہ کو کافر اور اس کے افراد کو واجب القتل قرار دینا غیر اسلامی قابل تعزیر اور قابل نفرت فعل تصور کرتے ہیں''

''انتظامیہ کو چاہئے کہ ایسے اجتماعات منعقد کرائے جن سے تمام مکاتب فکر کے علماء بیک وقت خطاب کر کے ملی یکجہتی کا علمی مظاہرہ کریں''

اس ضابطہ اخلاق کا عکس کتاب کے

''صفحہ نمبر ۲۷''

پر دیا گیا ہے۔ کسی بریلوی نے ایک استفتاء ان الفاظ میں اس ضابطہ اخلاق کے متعلق دار العلوم امجدیہ کے پاس بھیجا

''کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کوئی یہ لکھ دے کہ ہم کسی مسلمہ اسلامی فرقہ کو کافر اور اس کے افراد کو واجب القتل قرار دینا غیر اسلامی قابل تعزیر اور قابل نفرت فعل تصور کرتے ہیں اور یہ کہ انتظامیہ کو چاہئے کہ وہ ایسے اجتماعات منعقد کرائے جن سے تمام مکاتب فکر کے علماء بیک وقت خطاب کر کے ملی یکجہتی کا عملی مظاہرہ کریں اور یہ کہ مختلف مکاتب فکر کے متفقات اور مشترکہ عقائد کی تبلیغ اور نشر و اشاعت کا اہتمام کیا جائے۔

ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے یہ سنی ہے یا نہیں' آیا ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز' قرآن وحدیث اور اکابر اہلسنت بالخصوص امام اہلسنت سیدی اعلیحضرت۔۔۔اس بارے میں کیا فرماتے ہیں جلد جواب عطا فرمائیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

(سائل فرحان رضا قادری پتہ میر پور خاص سندھ)

﴿اتمام حجت ص ۲۱،۲۲ مطبوعہ بزم اعلیحضرت امام احمد رضا فروری ۲۰۰۴﴾

دار العلوم امجدیہ والوں نے اس کا ایک تفصیلی اور روایتی جواب دیا ہم اس کا آخری حصہ نقل کرتے ہیں جس میں اس ضابطہ اخلاق پر دستخط کرنے والوں پر واضح طور پر کفر کا فتوی لگایا گیا ہے:

''اگر ان عقائد سے مطلع ہونے کے باوجود ان کو مسلمان سمجھتا ہے تو خود مسلمان نہیں کیونکہ علمائے عرب وعجم نے اس شخص کے بارے میں فرمایا من شک فی کفرہ وعذابہ فقد کفر لہٰذا مذکورہ بالا عقیدہ رکھنے والا شخص مسلمان نہیں ہوسکتا' ایسے عقائد رکھنے والا یا ان کو صحیح ماننے والا امام جو اوپر لکھے گئے خواہ وہ کسی مصلے پر امامت کرے اس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی' ایسا امام کسی بھی مسجد کا امام ہو خواہ وہ مسجد نبوی شریف ہو خواہ مکہ شریف میں' مسجد الحرام شریف کا امام ہو خواہ وہ جامعہ از ہر شریف کا امام ہو کہیں کا بھی امام ہو حکم شرع وہی رہے گا' جو ہم نے بیان کیا' اور ہم نے اوپر جو عقائد و نظریات بیان کئے ہیں وہ عقائد جس کسی کے بھی ہوں یا جو ایسے عقائد رکھنے والوں کی حمایت و تائید کرے گا' اس کے پیچھے بھی نماز نہ ہوگی خواہ وہ کسی جگہ کا امام ہو' حکم شرع سب کیلئے ایک ہے خواہ وہ عجمی ہو یا عربی۔

عطاء المصطفیٰ اعظمی ۳ ربیع الثانی ۱۴۲۲ھ ۲۶ جون ۲۰۰۱۔

﴿اتمام حجت، ص ۲۵، ۲۶ مطبوعہ بزم اعلیحضرت امام احمد رضا فروری ۲۰۰۴﴾

اس فتوے میں واضح طور پر دار العلوم امجدیہ والوں نے شاہ تراب الحق قادری اور حاجی حنیف طیب کی تکفیر کی اور واضح طور پر فتوی دیا کہ ان کے پیچھے نماز نہیں ہوتی اس فتوے کا عکس کتاب کے

صفحہ نمبر ۲۸

پر دیا گیا ہے۔

اس فتوے پر تبصرہ کرتے ہوئے بریلوی مفتی عبد الوہاب کہتا ہے کہ:

''دار العلوم امجدیہ نے تراب الحق کو ان وجوہ مذکورہ پر کافر قرار دیا اور لکھ دیا ''جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے''

﴿اتمام حجت، ص ۳۲ مطبوعہ بزم اعلیحضرت امام احمد رضا فروری ۲۰۰۴﴾

تراب الحق قادری کو شیطان نے گمراہ کر دیا یہ شخص کجرو ہے

قارئین کرام مفتی عبد الوہاب قادری تراب الحق کی ایک گستاخی کہ اس نے نبی ﷺ کیلئے سسر اور داماد کے الفاظ استعمال کرنے کی تائید کی ہے جس کی وجہ سے وہ گستاخ رسول ﷺ ٹھرا کا ذکر کرنے کے بعد لکھتا ہے کہ:

''مگر برا ہو شیطان مردود کا' کہ اس نے بڑے بڑے عبادت گزاروں کو گمراہ کر دیا۔ تراب الحق کی اس کجروی میں ان کے نام نہاد یار و مددگار مفتیوں نے ان کو ہلاکت میں ڈال دیا۔

﴿اتمام حجت، ص ۵۷ مطبوعہ بزم اعلیحضرت امام احمد رضا فروری ۲۰۰۴﴾

تراب الحق قادری جاہل اور کذاب ہے

اس مسئلہ پر مزید بحث کرتے ہوئے مفتی عبد الوہاب تراب الحق کی ایک تقریر پر تبصرہ کرتے ہوئے کہتا ہے کہ:

''مقرر بیچارہ بے علم ہے اس کو معلوم ہی نہیں کہ مقرر جلسہ میں کیا تقریر کر رہا ہے' جب علم ہی نہ تھا تو کسی مسلمان پر بہتان لگانا کیا

تمہارے دین میں شرط اول ہے؟ کہ کذب وافتراء سے کام لیا اور مسلمانوں کو بدنام کرنا ہی تم پر فرض عین ہے"۔

﴿اتمام حجت، ص ۵۸ مطبوعہ بزم اعلیٰحضرت امام احمد رضا فروری ۲۰۰۴﴾

تراب الحق صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا گستاخ تبرا باز

یہ مفتی تراب الحق کی مزید گستاخیوں اور گمراہیوں سے پردہ اٹھاتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

"یہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کی شان میں سراپا گستاخی اور توہین ہے' یہی تبرا تراہی ایمان کی جان ہے' اور ترابیوں کی پہچان ہے۔۔۔ تراب الحق صاحب کو اللہ واحد قہار کا بھی خوف نہیں۔۔۔ اس امر سے معلوم ہوتا ہے کہ عذاب الٰہی کو دعوت دے رہے ہیں"۔

﴿اتمام حجت، ص ۶۴ مطبوعہ بزم اعلیٰحضرت امام احمد رضا فروری ۲۰۰۴﴾

تراب الحق کے مرید اللہ اس کے رسول ﷺ اور پیران پیر کے گستاخ

"تراب الحق کے نائب مکرم المعروف مولوی اکرام نے معین آباد میں دیواروں سے نوچ کر پھنکوا دیئے' جن میں اسم جلالت اور اسم رسالت (ﷺ) کا بھی لحاظ نہ رکھا گیا' اسی طرح کسی گماشتہ تراب الحق نے کورنگی اور لانڈھی کے علاقہ سے پوسٹر نچوا کر پھینک دئے' یہ سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جیتی جاگتی عداوت کا ثبوت دیا' مولوی اکرام معین آباد والے نے اس جلسہ کی مخالفت میں محکمہ پولیس میں ایک درخواست "جماعت اہلسنت" کے پیڈ پر لکھ کر دی اور جلسہ جشن ولادت سیدنا غوث الاعظم کو سبوتاژ کرانے کی مال کوشش میں کوئی کسر باقی نہ رکھی"۔

﴿اتمام حجت، ص ۷۷ مطبوعہ بزم اعلیٰحضرت امام احمد رضا فروری ۲۰۰۴﴾

دار العلوم امجدیہ کے مفتی نبی ﷺ کو اپنے جیسا سمجھتے ہیں

"مفتی ضیاء المصطفیٰ صاحب اغلب حضور اکرم سید عالم ﷺ کو معاذ اللہ اپنی طرح ہی سمجھتے ہیں"۔

﴿اتمام حجت، ص ۱۰۲ مطبوعہ بزم اعلیٰحضرت امام احمد رضا فروری ۲۰۰۴﴾

ہم پر تو رضا خانی آئے دن فتووں کی گولہ باری کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کو بشر کہہ کر تم نے نبی ﷺ کو معاذ اللہ اپنے جیسا تسلیم کر لیا کیا یہاں بھی وہ اپنے اس نام نہاد عشق رسالت کا ثبوت دیتے ہوئے اسی طرح کا فتوی ایک عدد اپنے مفتیوں پر لگانے کی جرات کریں گے؟؟

شاہ احمد نورانی اس کی جماعت جمعیت علمائے پاکستان کے کارکنوں تراب الحق قادری اور اس کو مسلمان ماننے والوں کی بیویوں اور بچوں کا شرعی حکم

مفتی عبدالوہاب احمد رضا خان کی کتاب کے حوالے سے مرتد کا حکم نقل کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

”مسلمانو! یاد رکھو کہ اگر کوئی مسلمان کافر ہو جائے اس کو مرتد کہتے ہیں، اس کی بیوی اس پر حرام ہو جاتی ہے، اس عرصہ کفر میں صحبت سے جو بچہ پیدا ہوگا وہ حرامی ہوگا، ایسی صورت میں بطور رعادت کلمہ پڑھنا مفید نہیں جب تک اپنے کفر سے توبہ نہ کرے اور اپنے کفر سے توبہ کرے اور تجدید اسلام کرنے کے ساتھ ساتھ تجدید نکاح بھی کرے“۔

﴿اتمام حجت، ص ۲۶۲ مطبوعہ بزم اعلیحضرت امام احمد رضا فروری ۲۰۰۴﴾

ماقبل میں ہم نے ثابت کر دیا کہ شاہ احمد نورانی اس کی جماعت تراب الحق یہ سب کافر اور گستاخ ہیں پس معلوم ہوا کہ احمد رضا خان کے فتوے کی رو سے اس کفر کے دوران شاہ احمد نورانی تراب الحق قادری ان دونوں کی تنظیموں کے کارکنوں رہنماوں نے جتنی بار بھی اپنی بیویوں سے صحبت کی وہ خالص زناء تھا اور اس زناء کی صورت میں ان کی جو اولاد ہوئی وہ بھی سب حرامی اسی طرح اب تک جو بریلوی ان لوگوں کو مسلمان مان رہے ہیں وہ بھی سب کافر زانی اور ان کی اولاد حرامی گویا بریلویت نہ ہوئی زانیوں اور حرامیوں کی کھیپ ہوگئی رضاخانیوں کو اگر یہ باتیں بری لگ رہی ہیں تو عرض ہے کہ آپ کے رضاخان نے یہ عبارت ہمارے لئے لکھی تھی مگر کسے معلوم تھا کہ مظلوموں کی آہیں یوں تم لوگوں کے سر پر پڑیں گے ہم عوام سے بھی اپیل کرتے ہیں کہ اسلام اور کفر آپ کے سامنے ہے چاہیں تو اسلام قبول کریں چاہیں تو کفر یعنی بریلویت قبول کر کے نہ صرف دائمی جہنم کے حقدار بنیں بلکہ خود کو زانی اور اپنی اولادوں کو حرامی بھی کہلوائیں بریلوی جب تک اعلانیہ طور پر اپنے ان اکابرین سے بیزاری کا اعلان نہیں کرتے ہر ایک کو حق ہے کہ ان فتووں کی روشنی میں انہیں زانی اور حرامی کہہ کر پکاریں۔

فقیر کے پاس اس سلسلہ میں مزید بھی تہلکہ خیز مواد موجود ہے وقت کی کمی اور دیگر بے پناہ مصروفیات کی وجہ سے اس وقت صرف حصہ اول پیش کیا جارہا ہے انشاءاللہ قصر بریلویت میں زلزلہ بپا کر دینے والی مزید تہلکہ خیز انکشافات کیلئے حصہ دوم کا انتظار فرمائیں۔

www.RazaKhaniMazhab.com

www.Haqqforum.com

www.youtube.com/razakhanimazhab

www.ahlehaq.org
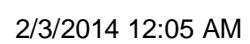
وہی نور حق وہی ظل رب ہے انہی سے سب ہے انہی کا سب
نہیں ان کی ملک میں آسماں کہ زمیں نہیں کہ زماں نہیں
(ﷺ)

اھلسنت عامۃ الناس کی اصلاح عقائد کیلئے رسالہ ھدایت قبالہ

مسمّٰی بہ

اتمام حجت

المعروف

جواب الفتاویٰ

از قلم حق رقم

خلیفۂ مفتی اعظم عالم اسلام

حضرت علامہ مولانا مفتی محمد عبدالوہاب خاں القادری الرضوی مدظلہ

﴿منجانب﴾

بزم اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کرے گا سوائے شیطانوں کے' کمال افسوس ہے ایسے مفتیوں اور مولویوں پر کہ ج
کے نام پر ٹکڑے کھائیں ان ہی پر بہتان لگائیں' حضرت علامہ مولینا امجد علی صاحب
صدر شریعہ کی عظمت کو بھی خیال میں نہ لائیں' ان لوگوں کی بیبا کی کو فقیر نے ا
رسالہ مسمّٰی نبی الانبیاء حبیب کبریا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) المعروف
''فضل خلفائے راشدین'' میں ذکر کیا' رسالہ نبی الانبیاء حبیب کبریا
(صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے ۲۵ / رجب المرجب ۱۴۲۳ھ مطابق ۳ / اکتو
۲۰۰۲ء کو وجود پایا۔ بعد ازاں ایک نرالا منظر ظہور میں آیا کہ علامہ شاہ احمد نورا
اوران کی جماعت ''جمعیۃ العلماء پاکستان'' کے بارے میں تکفیری فتو
دارالعلوم امجدیہ سے جاری کیا گیا' جس میں سائل نے استفتاء کیا :

''کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے
بارے میں کہ اسوقت انتخابات کی صورت میں پاکستان بھر میں
تمام دینی جماعتیں متحد ہو چکی ہیں اور وہ متحدہ مجلس عمل کی صورت
میں ایک پلیٹ فارم سے الیکشن لڑ رہے ہیں سوالات یہ ہیں :
اس اتحاد میں اہل سنت والجماعت سے مسلکی اختلاف رکھنے
والے لوگ بھی شامل ہیں' کیا الیکشن کے لئے ایسے لوگوں سے
اتحاد جائز ہے یا نہیں؟

اسے لیکر پڑھیں اوراپنے دوستوں کو بھی پڑھوائیں ۔......

صورت مسئولہ میں متحدہ مجلس عمل سیاسی پارٹی میں دیوبندی' رافضی' وہابی اورنام نہاد جماعت اسلامی بد مذہب اور گستاخ ہیں ان پارٹیوں کے رہنما اپنے مولویوں کی گستاخانہ عبارتیں جانتے ہیں اور اس کے باوجود ان گستاخ رسول کو مسلمان اور اپنا پیشوا مانتے ہیں لہٰذا ان نام نہاد رہنماؤں کا بھی وہی حکم ہے جو ان کے گستاخ مولویوں کا حکم ہے۔ ملخصاً''

اس فتویٰ پر مفتیان دارالعلوم امجدیہ کے دستخط اور ان کے ساتھ تراب الحق صاحب کی تصدیق موجود ہے یہ فتویٰ دارالعلوم امجدیہ عالمگیر روڈ کراچی سے ۲رشعبان المعظم ۱۴۲۳ھ ۹/اکتوبر ۲۰۰۲ء کو جاری ہوا۔

عزیزان گرامی! سیاسی جماعتوں میں'' جمعیت العلماء پاکستان'' جوایک مدت مدیدوعرصہ بعید سے پاکستان میں سیاسی پلیٹ فارم پرکام کررہی ہے جس کے مرکزی صدر علامہ شاہ احمد نورانی ہیں ۔اس دارالعلوم امجدیہ کے فتوے میں نام نہاد رہنماؤں کے بھاری بھرکم کلمات میں علامہ شاہ احمد نورانی پر بھی وہی حکم لگایا گیا جو گستاخانِ رسالت پرلگایا' اس حکم کی زد میں وہ سارے لوگ جو علامہ شاہ احمد نورانی کومسلمان مانتے اور رہنما جانتے ہیں سب کی تکفیر کی گئی اور ان کے کفر میں شک

کرنے والوں کوبھی کافر کہا گیا۔اسی فتوے کے [illegible]
ہوگیا کہ دوسری جانب سے ذاتی صفاتی اوصاف [illegible]
لگے اس کے ساتھ ہی ایک دین جدید کے خدوخال [illegible]
کو ضابطۂ اخلاق کے نام سے معنون کیا گیا اور [illegible]
دیوبندی' شیعہ اور غیر مقلدوں نے متفقہ عہدنامہ [illegible]
منظرعام پرنہ آئے تھے چنانچہ کتاب نبی الانبیاء [illegible]
تعالیٰ علیہ وسلم) میں اس کا ذکرنہ کیا بلکہ ۲/دسمبر ۲۰۰۲ [illegible]
واقعہ کذب وافترا کے بعد کچھ مدت ہی گذری تھی کہ [illegible]
امجدیہ کا فتویٰ جو ۳/ربیع الثانی ۱۴۲۳ھ ۲۶/جون [illegible]
میں سائل فرحان رضا قادری نے مذکورہ ضابطہ اخلاق [illegible]
پیش کیا اور اس کا حکم معلوم کرنے کیلئے دارالعلوم امجدیہ [illegible]
ضابطہ اخلاق سے لیا گیا وہ یہ ہے :

''کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع [illegible]
بارے میں کہ اگر کوئی یہ لکھ دے کہ ہم کسی بھی [illegible]
کافر اور اسکے افراد کو واجب القتل قرار دینا [illegible]
تعزیر اور قابل نفرت فعل تصور کرتے ہیں او[illegible]

کرنے والوں کو بھی کافر کہا گیا۔ اسی فتوے کے ثمرات تھے کہ ایک نیا نرالا باب وا ہوگیا کہ دوسری جانب سے ذاتی صفاتی اوصاف پمفلٹ کی شکل میں گشت کرنے لگے اس کے ساتھ ہی ایک دین جدید کے خدوخال سامنے آئے کہ ایک عہد نامہ جس کو ضابطۂ اخلاق کے نام سے معنون کیا گیا اور اس میں تراب الحق کے ساتھ دیوبندی، شیعہ اور غیر مقلدوں نے متفقہ عہد نامہ تحریر کردیا۔ ابھی تک یہ معاملات منظر عام پر نہ آئے تھے چنانچہ کتاب نبی الانبیاء حبیب کبریا (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) میں اس کا ذکر نہ کیا بلکہ ۲ر دسمبر ۲۰۰۲ء کے ضمیمہ میں ذکر کیا اور اس واقعہ کذب وافترا کے بعد کچھ مدت ہی گذری تھی کہ ایک نیا راز فاش ہوا۔ دارالعلوم امجدیہ کا فتویٰ جو ۳ر ربیع الثانی ۱۴۲۳ھ ۲۶ر جون ۲۰۰۱ء کو عالم وجود میں آیا جس میں سائل فرحان رضا قادری نے مذکورہ ضابطہ اخلاق کی منتخب شقوں کو بطور سوال پیش کیا اور اس کا حکم معلوم کرنے کیلئے دارالعلوم امجدیہ سے یہ فتویٰ لیا۔ وہ سوال جو ضابطہ اخلاق سے لیا گیا وہ یہ ہے :

''کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ اگر کوئی یہ لکھ دے کہ ہم کسی بھی مسلمہ اسلامی فرقہ کو کافر اور اسکے افراد کو واجب القتل قرار دینا غیر اسلامی قابل تعزیر اور قابل نفرت فعل تصور کرتے ہیں اور یہ کہ انتظامیہ کو

چاہیے کہ وہ ایسے اجتماعات منعقد کرائے جن سے تمام مکاتب فکر کے علماء بیک وقت خطاب کر کے ملی یکجہتی کا عملی مظاہرہ کریں اور یہ کہ مختلف مکاتب فکر کے متفقات اور مشترکہ عقائد کی تبلیغ اور نشر واشاعت کا اہتمام کیا جائے۔

ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے یہ سنی ہے یا نہیں' آیا ایسے شخص کے پیچھے نماز جائز' قرآن وحدیث اور اکابر اہل سنت بالخصوص امام اہلسنت سیدی اعلیٰحضرت علیہ الرحمہ اس بارے میں کیا فرماتے ہیں جلد جواب عطا فرمائیں اور عنداللہ ماجور ہوں۔

(سائل فرحان رضا قادری پتہ میر پور خاص سندھ)

باسمه تعالیٰ

الجواب ۔حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا ہے "متفرق امتی ثلٰثاو سبعین فرقة كلهم فی النار الا واحدة " (ابوداؤد'ص:٦٣١' ج:٢) یعنی یہ امت تہتر (٧٣) فرقے ہو جائے گی اور ایک فرقہ جنتی ہوگا باقی سارے جہنمی۔صحابہ کرام نے عرض کیا "من هم یا رسول الله" یارسول اللہ! وہ ناجی فرقہ کون ہے؟ حضور اکرم صلی اللہ

ایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم'' ''یعنی اپنے کو ان سے دور رکھو اور انہیں اپنے سے دور کرو کہیں وہ تمہیں گمراہ نہ کر دیں کہیں وہ تمہیں فتنے میں نہ ڈال دیں'' انہیں وجوہات کی بنا پر دیوبندیوں' وہابیوں کو گستاخِ رسول کہا جاتا ہے اور انکی ان گستاخیوں کے باعث اس وقت کے علمائے حرمین نے ان گستاخی کرنے والوں اور انکی تائید کرنے والوں اور انکو صحیح ماننے والوں کو بھی دائرہ اسلام سے خارج قرار دیا لہذا انکے پیچھے نماز نہیں ہوتی اور اگر ان کے عقائد سے مطلع ہونے کے باوجود ان کو مسلمان سمجھتا ہے تو خود مسلمان نہیں کیونکہ علمائے عرب و عجم نے اس شخص کے بارے میں فرمایا ''من شك فی کفرہ و عذابہ فقد کفر'' لہذا مذکورہ بالا عقیدہ رکھنے والا شخص مسلمان نہیں ہو سکتا' ایسے عقائد رکھنے والا یا ان کو صحیح ماننے والا امام جو اوپر لکھے گئے خواہ وہ کسی مصلے پر امامت کرے اس کے پیچھے نماز نہیں ہوتی' ایسا امام کسی بھی مسجد کا امام ہو خواہ وہ مسجد نبوی شریف ہو خواہ مکہ شریف میں' مسجد الحرام شریف کا امام ہو خواہ وہ جامعہ ازہر شریف کا امام ہو کہیں کا بھی امام ہو حکم

شرع وہی رہے گا' جو ہم نے بیان کیا' اور ہم نے اوپر جو عقائد و
نظریات بیان کئے ہیں وہ عقائد جس کسی کے بھی ہوں یا جو ایسے
عقائد رکھنے والوں کی حمایت و تائید کرے گا' اس کے پیچھے بھی
نماز نہ ہوگی خواہ وہ کسی جگہ کا امام ہو' حکم شرع سب کیلئے ایک ہے
خواہ وہ عجمی ہو یا عربی۔

عطاء المصطفیٰ اعظمی مہر شریف دار الافتاء دار العلوم امجدیہ
اسم گرامی عطاء المصطفیٰ اعظمی عفی عنہ
۳ ربیع الثانی ۱۴۲۲ھ ۲۶ جون ۲۰۰۱ء۔"

ضابطہ اخلاق کے منتخب اراکین کے اسماء یہ ہیں۔

نمبر ۱:۔ سلیم اللہ خان — نمبر ۵:۔ عباس کمیلی
نمبر ۲:۔ نظام الدین شامزئی — نمبر ۶:۔ حسن ظفر نقوی
نمبر ۳:۔ شاہ تراب الحق — نمبر ۷:۔ عبد الرحمٰن سلفی
نمبر ۴:۔ حاجی حنیف طیب — نمبر ۸:۔ محمد سلفی

غلام سوال کرتے ہیں :

۱ ...... ضابطہ اخلاق جن کی چند شقوں پر سوال ہے اس کا اعتراف تراب الحق صاحب نے اپنی تقریر دسمبر ۲۰۰۲ء میں کیا' اب اس میں کوئی شک وشبہ کی گنجائش نہیں مزید تصدیق درکار ہو' تو علامہ محمد حسن صاحب حقانی کی جناب میں دست سوال دراز کرے۔

۲ ...... دارالعلوم امجدیہ نے تراب الحق کو ان وجوہ مذکورہ پر کافر قرار دیا او لکھ دیا "جو ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔"

۳ ...... کیا ان امجدیہ والوں کا فتویٰ بینوا' ناتواں سنیوں کیلئے ہے' یہ لوگ اس حکم فتویٰ سے مستثنیٰ ہیں؟

۴ ...... اگر امجدیہ کے مفتی کا فتویٰ ہر مسلمان کیلئے ہے' تو کیا یہ امجدیہ وا (معاذ اللہ) مسلمان نہیں؟

۵ ...... اگر مسلمان ہیں تو تراب الحق کو باوجود تکفیر فرمانے کے اپنے سر تاج بنایا اور دارالعلوم کا ناظم تعلیم ٹھہرایا مسلمان جان کر یا کافر سمجھ کر؟

۶ ...... اگر مسلمان سمجھ کر ناظم تعلیم بنایا تو اپنے حکم فتویٰ سے از خود کا ٹھہرے' یا نہیں کیا اقرار ہے؟

۷ ...... اگر کافر سمجھ کر ناظم تعلیم ٹھہرایا تو ایک کافر کی تعظیم کے باعث خود کا

۶۱ ......مگر برا ہو شیطان مردود کا، کہ اس نے بڑے بڑے عبادت گزاروں کو گمراہ کر دیا۔ تراب الحق کی اس کجروی میں ان کے نام نہاد یار و مددگار ...تیوں نے ان کو ہلاکت میں ڈال دیا۔ اللہ رحمٰن ورحیم، رحم فرمائے آمین!

فقیر بینوا حقیر پر خطا صمیم قلب سے دعا کرتا ہے کہ اے اللہ غفور رحیم اپنے فضل ...س سے سب مسلمانوں کو اپنے حبیب لبیب احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ...علیٰ وجہہ الکمال محبت عطا فرمائے محبت بربنائے عظمت ہے، جس کے قلب میں جتنی محبت ہے، اتنی ہی عقیدت وعظمت ہے اور یہی علامت ایمان بلکہ ایمان کی جان۔ مولیٰ عزوجل ہماری ان دعاؤں کو شرف قبولیت بخشے۔

آمین بجاہ نبیک سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واله وسلم

تراب الحق صاحب کی تقریر کے چند گوشے

تراب الحق صاحب خطاب کرتے ہوئے اثنائے تقریر میں فرماتے ہیں :

۱...... ''ایک مقرر نے اپنے جلسے میں یہ کہا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سیرت بتاتے ہوئے یا حضرت علی کی سیرت

بیان کرتے ہوئے شیر خدا ہیں، صحابی رسول ہیں اور داماد رسول
(معاذ اللہ) ہیں جب یہ لفظ کہا گیا کہ کسی نے فتویٰ داغ دیا کہ
حضرت علی یا حضرت عثمان کو (معاذ اللہ) داماد رسول کہنا کفر ہے
(معاذ اللہ) یعنی ایسا کہنے والا مرتد اور کافر بے ایمان ہو جائیگا
کہ واجب القتل ہے اور اسکی توبہ بھی قبول نہیں ہوگی۔"

(تقریری کیسٹ ۲۸/ دسمبر ۲۰۰۲ء)

گویا اپنے زعم باطل میں ایک واقعہ گزشتہ بیان کر رہا ہے انداز بیان غمازی ک
رہا ہے کہ مقرر بیچارہ بے علم ہے اس کو معلوم ہی نہیں کہ مقرر جلسہ میں کیا تقریر کر
ہے، جب علم ہی نہ تھا تو کسی مسلمان پر بہتان لگانا کیا تمہارے دین میں شرط او
ہے؟ کہ کذب وافتراء سے کام لیا اور مسلمانوں کو بدنام کرنا ہی تم پر فرض عین ہے۔

برادران اہلسنت ! تراب الحق جس مقرر کا خطبہ پڑھ رہے ہیں ا
اسکی مدح سرائی کا ترانہ گا رہے ہیں وہ مقرر تو اس جلسہ میں اس کے پہلو م
براجمان ہے نہ تو اس سے معلوم کیا کہ تو نے اپنی تقریر میں کیا بیان کیا؟ اور نہ ا
مقرر ہی نے جرأت کی کہ شاہ صاحب میں نے اپنی تقریر میں یہ بیان ہی نہ کیا ب
اپنے بیان کی وضاحت کرتا' تا کہ کذب لازم نہ آتا۔

فقیر کو اس مقرر کی تقریر کا کچھ پتا نہ تھا چنانچہ عزیزی حافظ ضیاء المصطفیٰ

جو اہلسنت نے دیواروں پر چسپاں کرائے تھے' وہ تراب الحق کے نائب مکرم المعروف مولوی اکرم نے معین آباد میں دیواروں سے نوچ کر پھنکوا دیئے' جن میں اسمِ جلالت اور اسم رسالت (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کا بھی لحاظ نہ رکھا گیا' اسی طرح کسی گماشتہ تراب الحق نے کورنگی اور لانڈھی کے علاقہ سے پوسٹر نچوا کر پھینک دیئے' یہ سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جیتی جاگتی عداوت کا ثبوت دیا' مولوی اکرم معین آباد والے نے اس جلسہ کی مخالفت میں محکمہ پولیس میں ایک درخواست ''جماعت اہلسنت'' کے پیڈ پر لکھ کر دی اور جلسۂ جشن ولادت سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سبوتاژ کرانے کی کمال کوشش میں کوئی کسر باقی نہ رکھی' یہاں تک کہ اس جلسہ کو پامال کرانے کیلئے پولیس موبائل لائی گئی اور اے۔ ایس۔ آئی' تھانہ سعود آباد بھی جلسہ گاہ پر آیا کچھ دیندار اہلسنت نے ضمانت پیش کی' بہر نوع سیدنا غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امداد شامل حال کہ بروقت جلسہ ہوا' اور نہایت کامیاب رہا۔ مگر ان لوگوں یعنی تراب الحق والوں نے اپنی اصلیت ظاہر کر دی۔ اسطرح اہل تشیع اور وہابیہ دیابنہ کی واضح اور پر اسرار حمایت عمل میں لائی گئی۔

مفتی صاحب یہ سب آپ کے فتویٰ کی حمایت کے سائے میں آپ کی خوشنودی کی بہاروں کے جلوے ہیں۔

ع : آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

...ق پڑ تو بس یہ آپکا اپنا مسئلہ ہے مسلمانوں کا تو کہنا یہ ہے۔

ع : بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

ان کو کسی سے کوئی نہ تو تشبیہ ہے نہ مثال جو بے مثل و بے نظیر ہو اسکی مثال اور ...ون لا سکتا ہے یہ کام تو کسی ایسے ہی دل وجگر والے کا ہے ہر مسلمان کا نہیں کہ ...ں عظمت وشان اقدس سرکار ابد قرار نبی الانبیاء سید المرسلین خلیفۃ اللہ الاعظم صلی ... تعالیٰ علیہ وسلم کے حضور تمثیلاً طلاق کا مسئلہ پیش کر رہے ہیں۔ اور مسئلہ طلاق میں ... جب تک نیت کا ظہور نہ ہو حکم شریعت نافذ ہی نہیں ہوتا۔

مفتی ضیاء المصطفیٰ صاحب اغلب حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ... اللہ اپنی طرح ہی سمجھتے ہیں چنانچہ ان کی شان اقدس واعلیٰ کے مقابل یہ مثال ...تے ہیں :

"طلاق کنایہ میں نیت کا اعتبار ہے اور طلاق صریح میں نہیں۔"

گویا حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان اقدس میں گستاخی اور ...ین کو طلاق کنایہ سے تشبیہ دے رہے ہیں، تو بھی اغلب یہ تصور نہ آتا، مفتی ضیاء ...صطفیٰ از خود کچھ بھی بن جائیں یا ان کے پرستار جو چاہیں بنا دیں مگر اللہ علیم وخبیر ...ب جانتا ہے کہ کیا ہیں؟ اور ان کا مرتبہ کیا؟ ہم پوچھتے ہیں کہ عید بقر کا دن ہے ... ضیاء المصطفیٰ صاحب نے قربانی نہیں فرمائی ان کے چیلوں نے قربانی کر لی تو

مسلمانو! یاد رکھو کہ اگر کوئی مسلمان کافر ہو جائے اس کو مرتد کہتے ہیں، اس کی بیوی اس پر حرام ہو جاتی ہے، اس عرصہ کفر میں صحبت سے جو بچہ پیدا ہوگا وہ حرامی ہوگا، ایسی صورت میں بطور عادت کلمہ پڑھنا مفید نہیں جب تک اپنے کفر سے توبہ نہ کرے اور اپنے کفر سے توبہ کرے اور تجدید اسلام کرنے کے ساتھ تجدید نکاح بھی کرے، تجدید نکاح میں مہر جدید لازم آئے گا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یا کسی نبی کی شان میں گستاخی کرنے والے کو توبہ کے بعد بھی دنیا میں اسے سزا دی جائے گی۔ اگرچہ گستاخی کرنیوالے نے نشہ کی بیہوشی میں گستاخ کی جب بھی وہ کافر ہو جائے گا، اور اسے معافی نہ دی جائے گی اور اس پر اجماع ہے کہ گستاخ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کافر ہے، اور جو اس کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر۔ ایسے کافر کے کفر میں اس کو مسلمان کہہ کر کون سا مسلمان کافر بنے گا۔ العیاذ باللہ تعالیٰ

پھر فرماتے ہیں :

فتح القدیر امام محقق علی الاطلاق، جلد چہارم ص: ۴۰۷

كل من البغض رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بقبله كان مرتد افا لساب بطريق اولىٰ وان سب سكران لايعفى عنه

''یعنی جس کے دل میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کینہ

عکس فتویٰ دار العلوم امجدیہ

الاستفتاء

السلام علیکم و رحمۃ اللہ

الجواب

عطاء المصطفیٰ اعظمی